حوالہ نمبر: 4326/38	فتویٰ نمبر: 60752/57	سائل: محمد اختر	مجیب: محمد نعمان خالد
مفتی: مفتی محمد صاحب	ملفق: حسین خلیل صاحب	ملفق:	مفتی:
کتاب: خرید و فروخت سے متعلق احکام	باب: خرید و فروخت کے متفرق مسائل		تاریخ: 07.10.2017

ویزا کی خرید و فروخت کے بارے میں جدید فتویٰ

سعودی عرب میں کسی سعودی شخص کو عامل کی یا ڈرائیور کی یا کسی معلم کی ضرورت ہوتی ہے، وہ سعودی حکومت سے مبلغ 2000 ریال فیس دے کر ویزا لیتا ہے، پھر وہ آگے کسی آدمی کو دیتا ہے کہ مجھے عامل کی ضرورت ہے، کبھی تو ایسے ہوتا ہے کہ یہ سعودی شخص اس کو ویزا بیچ دیتا ہے، مثلا: 5000 یا 8000 یا 10000 ریال میں۔ پھر وہ دوسرا آدمی اس کو مزید آگے بیچ دیتا ہے، کبھی وہ سعودی شخص ویزا مفت میں دیدیتا ہے لیکن یہ شخص آگے اس کو جتنے کا چاہے بیچ دیتا ہے۔ کیا اس قسم کی بیع وشراء جائز ہے؟ کچھ علماء فرماتے ہیں کہ وہ اس پر خرچہ کے بقدر لے سکتا ہے، زیادہ نہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ تھوڑا سا منافع لے سکتا ہے۔ آپ ہر دو صورتوں کی وضاحت فرمادیں کہ کس حد تک لیا جاسکتا ہے یا بالکل لینا دینا جائز نہیں ہے؟ ایسے شخص کی آمدن کا کیا حکم ہے؟ وہ دلیل یہ دیتے ہیں کہ جب ویزا لینے والا راضی ہے تو پھر کیا اعتراض ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً بسم اللہ الرحمن الرحیم ملہم الصواب

بعض ٹریول ایجنٹس (Travel Agents) جناب محمد حیان صاحب، جناب محمد عثمان صاحب اور سعودی عرب میں کام کے لیے جانے والے بعض پاکستانی حضرات سے اس سلسلہ میں معلومات لی گئیں، جن کا حاصل یہ ہے:

1) سعودی حکومت کمپنیوں کو ویزوں کا کوٹا (Quota) دیتی ہے، کسی کمپنی کو سو اور کسی کو پچاس ویزوں کا کوٹا (Quota) ملتا ہے، جس کو یہ کوٹا ملتا ہے حکومت کے پاس اس کا مکمل نام اور ایڈریس وغیرہ موجود ہوتا ہے، اور ہر ویزے کا ایک انویٹیشن لیٹر (Invitation letter) ہوتا ہے، یہ کمپنیز مختلف ممالک، مثلا: پاکستان کے ٹریول ایجنٹس (Travel Agents) سے رابطہ کرکے ان کو یہ لیٹر فروخت کردیتی ہیں، پاکستانی ٹریول ایجنٹس اس لیٹر کو اپنا نفع رکھ کر آگے فروخت کرتا ہے، ہر لیٹر کی فیس مختلف ہوتی ہے، جو ویزے کی نوعیت کے حساب سے ہوتی ہے، عام طور پر دو ہزار ریال ہوتی ہے۔ یہ لیٹر قونصلیٹ میں جمع کروانا پڑتا ہے، اس لیٹر پر سعودی حکومت ویزا جاری کرتی ہے، انویٹیشن لیٹر کی طرح ویزے کی فیس بھی مختلف ہوتی ہے، یہ طریقۂ کار کمپنیوں میں رائج ہے۔

اسی طرح اگر کسی عرب شخص کو انفرادی طور پر کام وغیرہ کے لیے ایک یا زیادہ افراد کی ضرورت پڑے تو وہ عامل کے حصول کے لیے حکومتی ارکان کو درخواست دیتا ہے، حکومتی ارکان مذکورہ بالا طریقہ کار کے مطابق پہلے انویٹیشن لیٹر Invitation

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

(letter) جاری کرتے ہیں، پھر اس لیٹر پر غیر سعودی شخص (جس کو سعودی شخص بلاتا ہے) کے نام پر ویزا جاری کیا جاتا ہے، اس ویزے پر اس کا مکمل نام اور ایڈریس وغیرہ درج ہوتا ہے اور یہ ویزا پاسپورٹ پر لگایا جاتا ہے۔

2) آزاد ویزا کوئی علیحدہ ویزا نہیں ہوتا، اس کا طریقہ کار بھی مکمل طور پر یہی ہوتا ہے، البتہ اس میں ایک عبارت لکھی ہوتی ہے کہ اس ویزا کے حامل کو ہر جگہ جانے کی اجازت ہے، باقی اس پر بھی نام اور ایڈریس وغیرہ سب درج ہوتا ہے۔

3) جو سعودی شخص اِنوِٹیشن لیٹر (Invitation letter) جاری کرواتا ہے، اس کا اس لیٹر پر نام، ایڈریس اور جس مقصد کے لیے اس کو ویزا چاہیے، مثلاً: ڈرائیور یا گھر کے کام کاج کے لیے کوئی ملازم وغیرہ تو اس کی بھی وضاحت ہوتی ہے، گویا کہ ہر لیٹر پر تین چیزیں ہوتی ہیں: سعودی شخص کا نام، ایڈریس اور جس کام کے لیے عامل چاہیے۔ یہ بات واضح رہے کہ سعودی عرب میں اِنوِٹیشن لیٹر (Invitation letter) کی ہی خرید وفروخت ہوتی ہے، جس کو عام طور پر لوگ ویزا کہہ دیتے ہیں، کیونکہ اس کے بغیر ویزا جاری نہیں ہو سکتا، باقی ویزا پاسپورٹ پر ایک سٹیمپ کی صورت میں لگایا جاتا ہے اور یہ کسی خاص شخص کے نام پر ہی جاری کیا جاتا ہے، جس کا حکومت کے پاس مکمل ایڈریس وغیرہ موجود ہوتا ہے، اس کی خرید وفروخت بالکل نہیں ہوتی، نیز جب کوئی ویزا کسی فرد کے نام پر جاری کر دیا جائے تو اس کو کسی اور کے نام پر تبدیل نہیں کروایا جا سکتا، کیونکہ ایک اِنوِٹیشن لیٹر (Invitation letter) پر ایک ہی ویزا جاری ہو سکتا ہے، دوسرے ویزے کے حصول کے لیے پیچھے ذکر کردہ کاروائی مکمل کرنا ضروری ہوتا ہے۔

4) سعودی لوگ حکومت سے اِنوِٹیشن لیٹر (Invitation letter) خرید کر آگے مختلف قیمت پر فروخت کرتے ہیں، سعودی عرب میں اِنوِٹیشن لیٹر Invitation letter) کی خرید وفروخت دو قسم کی ہوتی ہے: ایک یہ کہ سعودی شخص حکومت سے لیٹر لے کر آگے کسی سعودی شخص کو کچھ نفع لے کر فروخت کردے، حکومت کی طرف سے اس طرح لیٹر بیچنے پر بالکل پابندی ہے، خواہ اسی رقم پر بیچے یا اس سے زائد رقم پر بیچے، بلکہ وہ سعودی شخص یہ لیٹر خود ہی استعمال کرنے کا پابند ہوتا ہے، یعنی اس لیٹر پر کسی بھی شخص کو سعودی عرب میں بلا سکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اگر پولیس والوں کو اس بات کا علم ہو جائے کہ باہر سے آنے والا شخص اس سعودی شخص (جس کے نام پر لیٹر جاری کیا گیا تھا) کے علاوہ کسی اور آدمی (جس نے پہلے شخص سے ویزا خریدا ہے) کے پاس کام کر رہا ہے تو وہ باہر سے آنے والے شخص کو گرفتار کر لیتے ہیں۔

دوسری صورت یہ کہ سعودی شخص حکومت سے اِنوِٹیشن لیٹر لے کر بیرون ملک کے کسی غیر سعودی شخص کو فروخت کرے تو اس کی حکومت کی طرف سے اجازت ہے، البتہ اضافی رقم پر بیچنا اس صورت میں بھی منع ہے۔

مذکورہ بالا معلومات کی روشنی میں اِنوِٹیشن لیٹر (Invitation letter) کی خرید وفروخت کی دونوں صورتوں کا حکم یہ ہے:

پہلی صورت: اگر سعودی شخص حکومت سے اِنوٹیشن لیٹر (Invitation letter) لے کر آگے کسی اور سعودی شخص و فروخت کرے تو اس صورت میں یہ لیٹر آگے بیچنا دو وجوں سے جائز نہیں: پہلی یہ کہ چونکہ لیٹر جاری کروانے والا شخص حکومتی اراکین کے سامنے یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کو کام وغیرہ کے لیے عامل کی ضرورت ہے، جبکہ اس کو ضرورت نہیں تھی، اسی لیے وہ اس کو آگے فروخت کرتا ہے، لہذا کسی دوسرے شخص کو فروخت کرنے کی صورت میں جھوٹ، غلط بیانی اور دھوکہ دہی کا ارتکاب لازم آتا ہے، دوسری یہ کہ حکومت کے جائز قانون کی خلاف ورزی کرنے کا گناہ لازم آتا ہے۔ اس لیے کسی عرب شخص کو انوٹیشن لیٹر فروخت کرنے کی اجازت نہیں ہے، خواہ اسی رقم پر بیچا جائے یا اس سے کم و بیش رقم پر۔

دوسری صورت: اگر سعودی شخص حکومت سے اِنوٹیشن لیٹر لے کر کسی غیر سعودی شخص کو فروخت کرے، تاکہ وہ شخص سعودیہ میں آکر کام کرے تو اس صورت میں چونکہ سعودی حکومت کی طرف سے یہ لیٹر آگے بیچنے کی اجازت دی گئی ہے، اس لیے اس کا لیٹر فروخت کرنا فی نفسہ جائز تو ہے، البتہ چونکہ حکومت کی طرف سے اضافی رقم پر بیچنے کی اجازت نہیں ہے، اس لیے اضافی رقم پر بیچنے کی صورت میں حکومت کے جائز قانون کی خلاف ورزی کا گناہ ہوگا۔ باقی لیٹر خریدنے والے شخص کے راضی ہونے سے حکم پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

جہاں تک اِنوٹیشن لیٹر (Invitation letter) کو بیچ کر اس سے حاصل ہونے والی آمدنی کا تعلق ہے تو مذکورہ بالا دونوں صورتوں کا حکم یہ ہے کہ شرعی اعتبار سے چونکہ اس لیٹر پر مال کی تعریف صادق آتی ہے، کیونکہ اس کے حصول کے لیے آدمی کی محنت اور مال دونوں چیزیں صرف ہوتی ہیں اور آج کل اس کو ایک قیمتی چیز سمجھا جاتا ہے، لہذا وہ شخص جس کے نام پر یہ لیٹر جاری کیا گیا ہو اگر وہ آگے کسی شخص (خواہ وہ سعودی ہو یا غیر سعودی) کو نفع کے ساتھ فروخت کرے تو اگرچہ وہ حکومت کے جائز قانون کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے گناہ گار ہوگا، لیکن اس کی آمدنی حرام نہیں ہوگی۔

فقه البيوع للشيخ محمد تقي العثماني (ج:1، ص:281)، مكتبة معارف القران:
والواقع في هذه الرخصة أنها ليست عينا مادية، ولكنها عبارة عن حق بيع البضاعة في الخارج أو شرائها منه، فيتأتى فيه ماذكرنا في الاسم التجاري من أن هذا الحق ثابت إصالة، فيجوز النزول عنه بمال، وبما أن الحصول على هذه الرخصة من الحكومة يتطلب كلا من الجهد والوقت، والمال،

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

وان لهذه الرخصة صفة قانونية تمثلها الشهادات المكتوبة ويستحق بها التجار تسهيلات توفرها الحكومة لحامليها، فصارت هذه الرخصة في عرف التجار ذات قيمة كبيرة يسلك بها مسلك الأموال، فلا يبعد أن تلتحق بالأعيان في جواز بيعها وشرائها، ولكن كل ذالك إذا كان القانون يسمح بنقل هذه الرخصة إلى رجل أخر أما إذا كانت الرخصة باسم رجل مخصوص أو شركة مخصوصة ، ولا شبهة في عدم جواز بيعها! لأن بيعه حينئذ يؤدي إلى الكذب والخديعة، فإن المشترى يستعملها باسم البائع لا باسم نفسه، فلا يحل ذلك لما فيه من الكذب.

حاشية ابن عابدين (501/4) دار الفكر للطباعة والنشر:

مطلب في تعريف المال والملك والمتقوم قوله (مالا أو لا) بالمال ما يميل إليه الطبع ويمكن ادخاره لوقت الحاجة والمالية تثبت بتمول الناس كافة أو بعضهم والتقوم يثبت بها بإباحة الانتفاع به شرعا.

واللہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم

محمد نعمان خالد

دارالافتاء جامعۃ الرشید، کراچی

16 محرم الحرام 1439ھ

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan